

## کتابِ دانی ایل - نمبر بیس

دانیال اور مکاشفہ: بادشاہتوں کے عروج و زوال کی نبوتی بُنت کی پردہ کشائی

Jeff Pippenger

2023-12-15

سسٹر وائٹ اکثر نشاندہی کرتی ہیں کہ وہ نبوی اسباق جنہیں سمجھنا ضروری ہے، سلطنتوں کے عروج و زوال کے ذریعے پیش کیے گئے ہیں۔

"دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں میں قوموں کے عروج و زوال کو جس طرح واضح کیا گیا ہے، ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ محض ظاہری اور دنیوی شان و شوکت کتنی بے وقعت ہے۔ بابل، اپنی ساری قوت اور عظمت کے ساتھ، جس کی نظیر اس کے بعد ہماری دنیا نے کبھی نہیں دیکھی — ایسی قوت اور عظمت جو اُس زمانے کے لوگوں کو نہایت مستحکم اور دیرپا معلوم ہوتی تھی — کیسے بالکل ختم ہو گیا! 'گھاس کے پھول' کی طرح وہ فنا ہو گیا۔ یعقوب 1:10۔ اسی طرح مادی-فارسی سلطنت، اور یونان اور روم کی سلطنتیں فنا ہو گئیں۔ اور یوں ہر وہ چیز فنا ہو جاتی ہے جس کی بنیاد خدا نہیں۔ صرف وہی باقی رہ سکتا ہے جو اُس کے مقصد کے ساتھ وابستہ ہو اور اُس کی صفات کا اظہار کرتا ہو۔ اُس کے اصول ہی وہ واحد پائدار حقیقتیں ہیں جنہیں ہماری دنیا جانتی ہے۔" انبیا اور بادشاہ، صفحہ 548۔

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں میں جن بادشاہتوں کے 'عروج و زوال' کو پیش کیا گیا ہے، وہ نبوت کے مطالعے کے درست طریق کار کا مرکزی نقطہ ہیں۔ بابل کے زوال کی مثال پیدائش باب گیارہ میں نمرود کے بابل کے زوال سے دی گئی ہے۔ پھر دانی ایل باب پانچ میں بابل دوبارہ زوال پذیر ہوتا ہے۔ پاپائیت کا سن 538 میں اقتدار تک پہنچنے کا عروج اور پھر 1798 میں اس کا بعد کا زوال بھی بابل کے آخری زوال کی مثال پیش کرتا ہے، کیونکہ پاپائی قوت نبوت میں روحانی بابل ہے۔ پاپائیت 1798 میں گری، اور مکاشفہ باب اٹھارہ اس کے آخری زوال کو بیان کرتا ہے۔ دانی ایل باب گیارہ، آیت پینتالیس میں، پاپائیت، جو وہاں 'شمال کا بادشاہ' کے طور پر نمایاں کی گئی ہے، اپنے انجام کو پہنچتی ہے اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب مہلت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ باب گیارہ کی آیت پینتالیس اور باب بارہ کی آیت ایک ایک ہی سلسلہ واقعات کی نمائندگی کرتی ہیں۔

اور وہ سمندروں کے درمیان جلالی مقدس پہاڑ پر اپنے قصر کے خیمے نصب کرے گا؛ تو بھی اس کا انجام ہوگا، اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ اور اسی وقت میکائیل، وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کے لیے کھڑا رہتا ہے، کھڑا ہوگا؛ اور ایسی مصیبت کا وقت ہوگا جیسا کہ اُس وقت تک، جب سے کوئی قوم بنی ہے، کبھی نہ ہو؛ اور اسی وقت تیری قوم میں سے ہر ایک، جس کا نام کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے، نجات پائے گا۔ دانی ایل 11:45، 12:1۔

دوسرے فرشتے کا پیغام اس حقیقت پر استوار ہے کہ بابل دو بار گر چکا ہے۔ حقیقی بابل، جس کی نمائندگی نمرود اور بلشضر کرتے ہیں، دو بار گرا، اور روحانی بابل 1798 میں گرا، اور دوبارہ گرے گا جب انسانی آزمائشی مہلت ختم ہوگی۔

اور اُس کے پیچھے دوسرا فرشتہ آیا، جو کہتا تھا: بابل، وہ عظیم شہر، گر گئی، گر گئی، کیونکہ اُس نے اپنی زناکاری کے قہر کی مے سب قوموں کو پلائی۔ مکاشفہ 14:8۔

دوسرے فرشتے میں بابل کے زوال کی تکرار یہ نبوی جواز فراہم کرتی ہے کہ کلام مقدس میں الفاظ اور عبارات کی دہری تکرار کو دوسرے فرشتے اور آدھی رات کی پکار کے مشترک پیغامات کی علامت قرار دیا جائے۔ یہ سسٹر وائٹ کے بیان کردہ اس اصول کی بھی تائید کرتا ہے کہ نبوت کا مطالعہ ان

مملکتوں کے عروج و زوال پر مبنی ہے جن کی نمائندگی کتابِ دانی ایل اور کتابِ مکاشفہ میں کی گئی ہے۔ یہ اس تصور کو واضح کرتا ہے کہ بابل کے زوال کو سمجھنے کے لیے، نبوت کا طالب علم بابل کے تمام زوالوں کو "سطر بہ سطر" یکجا کرے، تاکہ بابل کے آخری زوال کے درست نبوی پیغام کو متعین کیا جا سکے۔

دوسرے فرشتے کے پیغام میں بابل کا دو بار گزنا اس نبوی اصول پر مبنی ہے جو یہ واضح کرتا ہے کہ سچائی دو گواہوں کی شہادت پر قائم کی جاتی ہے۔ پیغام کے اندر بابل کے سقوط کے اس دوہرے بیان سے اس نبوی طریقہ کار کی نمائندگی ہوتی ہے جیسے بائبل میں آخری بارش کہا گیا ہے۔ وہ مقدس طریقہ کار، یعنی آخری بارش، مختلف نبوتی خطوط کو "line" upon line ایک ساتھ لانے کا عملی طریقہ ہے۔ جب نبوت کا طالب علم اسے استعمال کرتا ہے تو یہی طریقہ کار آخری بارش کا "پیغام" قائم کرتا ہے۔ مقدس طریقہ کار کے اطلاق سے قائم ہونے والا آخری بارش کا پیغام، بعد ازاں دوسرے فرشتے اور "آدھی رات کی پکار" کی مشترکہ نبوی تاریخوں میں منادی کیا جاتا ہے۔ یہ بات پہلے فرشتے کی تحریک کی تاریخ میں بھی درست تھی، اور آج تیسرے فرشتے کی تحریک کی تاریخ میں بھی درست ہے۔

کتابِ دانی ایل کے باب چار اور پانچ ایک ایسے تاریخی سلسلے کی نمائندگی کرتے ہیں جو بابل کے عروج اور آغاز کو محیط ہے، جس کی نمائندگی باب چار میں نبوکدنصر کرتا ہے، اور پھر بابل کے زوال اور انجام کو، جس کی نمائندگی باب پانچ میں بلشضر کرتا ہے۔ یہ دونوں مل کر ایک نبوتی سلسلہ پیدا کرتے ہیں۔ ان دونوں ابواب سے پیدا ہونے والا یہ نبوتی سلسلہ، پیغام پچھلی بارش قائم کرنے کے لیے، دانی ایل کے باب ایک سے تین تک پر منطبق کیا جاتا ہے۔

یہ دونوں ابواب نبوکدنصر کے زوال اور دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے، اور بلشضر کے زوال اور ہلاکت کو پیش کرتے ہیں، اور یوں سلسلے کے آغاز اور انجام میں بابل کے زوال کو دکھاتے ہیں۔ ان دو ابواب سے قائم ہونے والا نبوتی سلسلہ اس طرح مرتب ہے کہ بابل گرتا ہے، اٹھتا ہے، اور پھر دوبارہ گرتا ہے۔ یہی حقیقت بذات خود ظاہر کرتی ہے کہ یہ دونوں ابواب دوسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ دونوں ابواب مکاشفہ باب تیرہ کے زمین سے نکلنے والے حیوان کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اسی تاریخ میں دوسرے فرشتے کا پیغام اور نصف شب کی پکار دو مرتبہ منادی کی جاتی ہے۔

لہذا، اس سے پہلے کہ ہم کتابِ دانیال کے باب چار اور پانچ کا مطالعہ شروع کریں، ہم اس مقدس طریقہ کار کی نشاندہی کریں گے جو آخری بارش ہے، اور پھر اسی طریقہ کار کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم آخری بارش کے پیغام کی نشاندہی کریں گے۔

پہلے اور دوسرے فرشتے کی تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل وہ طریقہ کار تھا جس کی نمائندگی ولیم ملر کے نبوی تعبیر کے اصول کرتے تھے۔ ان اصولوں کو لوگوں نے آدھی رات کی پکار کے پیغام کی شناخت کے لیے استعمال کیا، اور وہ پیغام اس تاریخ کے لیے پچھلی بارش کا پیغام تھا۔ تیسرے فرشتے کی تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل وہ طریقہ کار ہے جسے "نبوی کلیدیوں" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ان اصولوں کو ہمارے موجودہ زمانے کی تاریخ میں آدھی رات کی پکار کے پیغام کی شناخت کے لیے ولیم ملر کے اصولوں کے ساتھ مل کر استعمال کیا جاتا ہے، اور اب جو پیغام ان اصولوں کے ذریعے قائم ہو رہا ہے وہ آخری دنوں کی پچھلی بارش کا پیغام ہے۔ ملر کے اصول زمین کے درندے کی نبوی تاریخ میں پہلی بارش کی نمائندگی کرتے ہیں، اور وہ اصول "نبوی کلیدیوں" کے ساتھ مل کر زمین کے درندے کی نبوی تاریخ میں پچھلی بارش کی نمائندگی کرتے ہیں۔

آخری بارش وہ طریقہ کار ہے جو پیغام کی تشکیل کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس لیے دھوکے میں مبتلا ہیں کہ وہ آخری بارش کے تجربے کی تلاش کرتے ہیں، بغیر اس پیغام کی تلاش کیے جو اس تجربے کو جنم دیتا ہے۔ مسیحیت کی پینتیکوسٹل کلیسائیں اس دھوکے کی ایک واضح مثال ہیں۔ اسی

قسم کی گمراہ کن رہنمائی اُن کے لیے بھی میسر ہے جو تو آخری بارش کے پیغام کی تلاش کرتے ہیں، مگر اُس طریقہ کار کی تلاش سے انکار کرتے ہیں جو آخری بارش کے پیغام کی شناخت اور تثبیت کرتا ہے۔ درست طریقہ کار کے بغیر درست پیغام کی شناخت ممکن نہیں۔ اور درست پیغام کے بغیر درست تجربہ ناممکن ہے۔

اس بائبل حقیقت کی اہمیت اکثر لوگوں سے اوجھل رہتی ہے، کیونکہ انہوں نے کبھی اس امکان پر غور ہی نہیں کیا کہ بائبل کا مطالعہ کرنے کا ایک صحیح طریقہ ہے، اور یہ کہ بائبل کے مطالعے کے بہت سے غلط طریقے بھی ہیں۔ بائبل کا مطالعہ کرنے کا جو غلط طریقہ سب سے زیادہ اختیار کیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ بائبل کی تعلیم کے بارے میں دوسرے لوگوں کی آرا پر بھروسا کریں۔ یہ لوگوں میں اتنا عام مسئلہ ہے کہ ہر کلیسیا اپنے ریوڑ کی اس غلط طور پر محسوس کی گئی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک نظام ترتیب دیتی ہے۔ اسی جھوٹی ضرورت سے وہ جھوٹا عمل جنم لیتا ہے جس میں ایسے قائدین کا نظام قائم کیا جاتا ہے جنہیں بائبل فہم کے روحانی ماہرین سمجھا جاتا ہے، تاکہ وہ ناتربیت یافتہ ریوڑ کی سمجھ بوجھ کو درست رخ پر ڈالیں۔ بائبل یقیناً کلیسیا کی ساخت کے لیے ایک منظم نظام کی نشاندہی کرتی ہے جس میں بزرگ، انبیا اور معلمین شامل ہیں، لیکن بائبل کبھی اس کلیسائی انتظام کی خرابی کی تائید نہیں کرتی جو ایسے رہنماؤں کا نظام پیدا کرتی ہے جنہیں یہ طے کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو کہ کیا حق ہے اور کیا حق نہیں، اور اس کے بعد یہ کہ کون بدعتی ہے اور کون نہیں۔

خدا کے حضور اپنے آپ کو مقبول ثابت کرنے کے لیے کوشش کر، ایسا کاریگر جو شرمندہ نہ ہو، اور کلام حق کو درست طور پر تقسیم کرے۔ 2 تیمتھیس 2:15۔

کلیسیا کا رہنما نصیحت کرے، سرزنش کرے، تعلیم دے اور باطل تعلیمات اور اُن کے پرچار کرنے والوں کے خلاف نگہبانی کرے؛ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو 'مطالعہ کرنا' ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو 'خدا کے حضور مقبول' ظاہر کرے، 'کلام حق کو درست طور پر تقسیم' کرے۔ ایسا کرتے ہوئے، ہمیں اُس طریقہ کار کو جاننا چاہیے جسے بائبل کلام حق کو درست طور پر تقسیم کرنے کا صحیح طریقہ قرار دیتی ہے۔ کتاب یسعیاہ ان مسائل کو پچھلی بارش کے سیاق و سباق میں پیش کرتی ہے، لہذا ہم وہیں سے آغاز کریں گے۔

اس دن خداوند اپنی سخت اور بڑی اور زور آور تلوار سے لویاتھن، اُس چھیدنے والے سانپ کو سزا دے گا، ہاں، لویاتھن اُس ٹیڑھے سانپ کو؛ اور وہ اُس اڑیے کو جو سمندر میں بے قتل کرے گا۔ اس دن اُس کے لیے گاؤ: شراب سرخ کا ایک تاکستان۔ میں، خداوند، اس کی نگہبانی کرتا ہوں؛ میں ہر لحظہ اسے سیراب کروں گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اسے ضرر پہنچائے؛ میں دن رات اس کی حفاظت کروں گا۔ غضب مجھ میں نہیں؛ کون ہے جو لڑائی میں میرے مقابل کانٹے اور جھاڑیاں کھڑی کرے؟ میں ان کے بیج سے گزر جاؤں گا، میں انہیں اکٹھا جلا دوں گا۔ یا پھر وہ میری قوت کو تھام لے تاکہ وہ مجھ سے صلح کرے؛ ہاں، وہ مجھ سے صلح کرے۔ وہ یعقوب کی نسل کو جڑ پکڑائے گا؛ اسرائیل شگفتہ ہوگا اور کونپلیں نکالے گا، اور دنیا کے چہرے کو پھل سے بھر دے گا۔ کیا اس نے اسے اسی طرح مارا جس طرح اس نے اُن کو مارا جو اسے مارتے تھے؟ یا کیا وہ اُن کے قتل کے مطابق مارا گیا جو اس کے ہاتھ سے مارے گئے؟ پیمانہ باندھ کر، جب وہ شاخ نکالے، تو تو اس سے بحث کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا روک لیتا ہے۔ اسی سے یعقوب کی بدکاری پاک کی جائے گی؛ اور یہی اس کا سب پھل ہے کہ اس کا گناہ دور ہو، جب وہ مذبح کے سب پتھروں کو چونے کے پتھروں کی مانند کر دے گا جو گوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں؛ اشجار مقدس اور مورتیں پھر قائم نہ رہیں گی۔ تو بھی فصیل بند شہر ویران ہوگا، اور سکونت گاہ چھوڑ دی جائے گی اور بیابان کی مانند رہ جائے گی؛ وہاں بچھڑا چرائے گا، اور وہیں لیٹ جائے گا، اور اس کی شاخیں کھا جائے گا۔ جب اس کی ڈالیاں سوکھ جائیں گی، وہ ٹوٹ جائیں گی؛ عورتیں آئیں گی اور انہیں جلا دیں گی؛ کیونکہ یہ سمجھ سے عاری قوم ہے؛ اس لیے جس نے انہیں بنایا وہ ان پر رحم نہ کرے گا، اور جس نے انہیں صورت دی وہ ان پر فضل نہ کرے گا۔ اور اس دن ایسا ہوگا کہ خداوند دریا کے دھارے سے لے کر مصر کی ندی تک جھڑوا دے گا، اور اے بنی اسرائیل! تم ایک ایک کر کے جمع کیے جاؤ گے۔ اور

اس دن ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا، اور جو آشور کے ملک میں ہلاکت کے نزدیک تھے وہ آئیں گے، اور جو مصر کے ملک میں نکالے ہوئے تھے، اور وہ یروشلم میں کوہ مقدس پر خداوند کی عبادت کریں گے۔ اشعیا 1:27-13.

گزشتہ مضامین میں ہم نے باربا اُس "علم" پر گفتگو کی ہے جسے بلند کیا جاتا ہے تاکہ خدا کے دوسرے بچوں کو بابل سے نکل آنے کے لیے پکارا جائے۔ کتاب یسعیاہ کے باب ستائیس کی آخری آیت "علم" کے کام کو بیان کرتی ہے جب وہ کہتی ہے: "بڑی نرسنگا پھونکی جائے گی، اور جو آشور کے ملک میں ہلاک ہونے کو تیار تھے وہ آئیں گے۔" آشور آخری ایام میں بابل کی علامت ہے، اور جو لوگ اس آیت میں بابل سے نکل آنے کے لیے دیے گئے انتباہی پیغام کو سنتے ہیں، وہ آتے ہیں اور ان کے ساتھ عبادت کرتے ہیں جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور جو نبوتاً "یروشلم کے مقدس پہاڑ پر" موجود دکھائے گئے ہیں۔

آیت کہتی ہے، "اور اُس دن ایسا ہوگا۔" "اُس دن"، یعنی وہ دن جب مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز خدا کے دیگر بچوں کو بابل سے باہر نکلنے کے لیے بلاتی ہے، پورے باب کا پس منظر ہے۔ مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز اتوار کے قانون کے وقت پکارتی ہے، جب صور کی طوائف یاد کی جاتی ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں کے شریک نہ ہو اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریوں کو یاد کر لیا ہے۔ مکاشفہ 4:18، 5.

اشعیا کا باب ستائیس اُس ہی دن کی نشاندہی سے آغاز کرتا ہے جس کا ذکر اس باب کے اختتام پر بھی ہوتا ہے، جب یہ کہتا ہے، "اُس روز خداوند اپنی سخت اور بڑی اور زور آور تلوار سے لویاتھان، اُس تیز سانپ کو سزا دے گا؛ بلکہ لویاتھان، اُس ٹیڑھے سانپ کو بھی؛ اور وہ اُس اژدہا کو جو سمندر میں ہے، قتل کرے گا۔"

اتوار کے قانون کے موقع پر اژدہا (اقوام متحدہ)، درندہ (پاپائیت) اور جھوٹے نبی (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کی بادشاہتوں پر خدا کے تنفیذی اور جزائی فیصلے شروع ہو جاتے ہیں۔ اتوار کے قانون کے وقت جھوٹا نبی بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر معزول کر دیا جاتا ہے، اور قومی ارتداد قومی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اتوار کا قانون وہ مرحلہ ہے جہاں خدا کے تنفیذی فیصلے اژدہا پر، جو شیطان ہے (اور جس کی زمینی بادشاہت اژدہا کے طور پر ظاہر کی گئی ہے)، نیز درندہ اور جھوٹے نبی پر نازل ہونا شروع ہوتے ہیں۔ یہ ایک تدریجی سزا ہے جو اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے۔ یسعیاہ کے باب ستائیس کی ابتدا اور انتہا اتوار کے قانون سے متعلق ہیں، اور یہ باب ان مخصوص مسائل کی نمائندگی کرتا ہے جو اس تاریخ کے ساتھ براہ راست مربوط ہیں جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے اور اس کے بعد پیش آتی ہے۔

ہم باب ستائیس پر غور کر رہے ہیں، کیونکہ یہ باب اٹھائیس اور انتیس کے لیے نبوی پس منظر قائم کرتا ہے۔ ان ابواب میں ہمیں "اواخر کی بارش" کی تعریف بطور ایک طریقہ کار ملے گی، جو ہمیں یہ سمجھنے کے قابل بنائے گی کہ دانی ایل کے باب ایک سے تین کے اوپر باب چار اور پانچ کو منطبق کرنے کی معنویت کیا ہے۔ جب یسعیاہ کا باب ستائیس اژدہا کی بادشاہی کی تدریجی سزا کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، تو وہ درج کرتا ہے کہ اس زمانے میں خدا کے لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ "اس کے لیے گیت گاؤ۔" کس کے لیے گاؤ؟

کس کو گایا جانا ہے اس کا جواب گیت کے عنوان ہی میں ہے، کیونکہ انہیں یہ گانا ہے: "سرخ سے کا ایک تاکستان، جس کی خداوند نگہبانی کرتا ہے۔" تاکستان کی کہانی دراصل خدا کے لوگوں کی کہانی ہے، اور اس کا ذکر سب سے پہلے یسعیاہ نے باب پانچ میں کیا ہے۔

اب میں اپنے محبوب کے لیے ایک گیت گاؤں گا — اپنے محبوب کا اس کے تانکستان کے بارے میں۔ میرے محبوب کا ایک تانکستان نہایت زرخیز پہاڑی پرے۔ اس نے اس کے گرد باڑ لگا دی، اس میں سے پتھر نکال دیے، اور اس میں اعلیٰ ترین بیل لگائی، اور اس کے بیچ میں ایک برج بنایا، اور اس میں انگور نچوڑنے کی حوض بھی بنائی۔ پھر وہ منتظر رہا کہ یہ انگور لائے، مگر اس نے جنگلی انگور پیدا کیے۔ اور اب، اے یروشلم کے باشندو اور اے یہوداہ کے مردو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں، میرے اور میرے تانکستان کے درمیان فیصلہ کرو۔ میرے تانکستان کے لیے اور کیا کیا جا سکتا تھا جو میں نے اس میں نہ کیا؟ پھر کیوں، جب میں نے امید کی کہ یہ انگور لائے، اس نے جنگلی انگور پیدا کیے؟ اور اب سنو؛ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اپنے تانکستان کے ساتھ کیا کروں گا: میں اس کی باڑ ہٹا دوں گا، اور وہ چرایا جائے گا؛ اور میں اس کی دیوار گرا دوں گا، اور وہ پامال کی جائے گی۔ اور میں اسے ویران کر دوں گا: نہ اس کی چھنٹائی ہوگی، نہ اس کی کھدائی؛ بلکہ اس میں جھاڑ جھنکاڑ اور کانٹے اگیں گے؛ میں بادلوں کو بھی حکم دوں گا کہ وہ اس پر بارش نہ برسائیں۔ کیونکہ خداوند لشکروں کا تانکستان اسرائیل کا گھرانہ ہے، اور یہوداہ کے مرد اس کی پسندیدہ لگائی ہوئی بیل ہیں؛ اور وہ انصاف کا منتظر تھا، مگر دیکھو ظلم؛ راستبازی کا، مگر دیکھو فریاد۔ اشعیا 1:5-5.

اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ میں، خدا کے لوگ خدا کی قوم کو انگورستان کا گیت سنائیں گے، کیونکہ گیت کہتا ہے، "اور اب اے یروشلم کے باشندو اور یہوداہ کے مردو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے اور میرے انگورستان کے درمیان انصاف کرو۔" انگورستان کا گیت اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایک سابق عہد کی حامل قوم کو کنارے کیا جا رہا ہے، جبکہ خدا اُن کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا ہے جن کے بارے میں پطرس کہتا ہے کہ "جو پہلے کوئی قوم نہ تھی، مگر اب خدا کی قوم ہیں۔" یہ ظاہر کرتا ہے کہ انگورستان پر کوئی بارش نہیں ہوئی، یوں ایلیاہ کے اُس کام کی نشاندہی ہوتی ہے جو اسی عرصے میں آتا ہے، اور جو اسی عرصے میں تنہا بارش لا سکتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ گیت ایک عہد کی قوم کے کنارے کیے جانے کے بارے میں ہے، کیونکہ انگورستان کا گیت مسیح نے قدیم اسرائیل کے سامنے اُس دور میں گایا تھا جب قدیم اسرائیل کو چھوڑا جا رہا تھا، جبکہ اسی وقت خدا روحانی اسرائیل کے ساتھ عہد باندھ رہا تھا۔

ایک اور تمثیل سنو: ایک گھر کے مالک نے انگور کا باغ لگایا، اس کے چاروں طرف باڑ لگائی، اس میں حوض شراب کھدوایا، اور ایک مینار بنایا، اور اسے کاشتکاروں کے سپرد کر کے کسی دور ملک چلا گیا۔ اور جب پھل کا وقت نزدیک آیا تو اس نے اپنے خادموں کو کاشتکاروں کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس کے پھل وصول کریں۔ مگر کاشتکاروں نے اس کے خادموں کو پکڑا؛ کسی کو مارا پیٹا، کسی کو قتل کیا، اور کسی کو سنگسار کیا۔ پھر اس نے پہلے سے زیادہ اور خادم بھیجے، اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا۔ آخرکار اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس بھیجا، یہ کہتے ہوئے: وہ میرے بیٹے کی عزت کریں گے۔ لیکن جب کاشتکاروں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا: یہ وارث ہے؛ اُو، اسے قتل کریں اور اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ سو انہوں نے اسے پکڑا، باغ سے باہر نکالا، اور اسے قتل کر دیا۔ اب جب باغ کا مالک آئے گا تو وہ ان کاشتکاروں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انہوں نے کہا: وہ ان بدکاروں کو نہایت بری طرح ہلاک کرے گا، اور باغ دوسرے کاشتکاروں کو دے گا جو اپنے موسموں میں اسے پھل ادا کریں گے۔ یسوع نے ان سے کہا: کیا تم نے کبھی کتب مقدس میں نہیں پڑھا، جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرہ بنا؛ یہ خداوند کی طرف سے ہوا، اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دی جائے گی جو اس کے پھل پیدا کرے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ جائے گا؛ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس کر باریک کر دے گا۔ اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ وہ انہی کے بارے میں کہتا ہے۔ متی 21:33-45.

جب یسوع نے قدیم اسرائیل کے سامنے خدا کے انگورستان کا گیت گایا، تو وہ اس پیغام کی منطق اور قوت سے اس قدر متاثر ہو گئے کہ جب یسوع نے نکتہ چینی کرنے والے یہودیوں سے پوچھا کہ جنہوں نے

بیٹے کو قتل کیا اُن کے ساتھ انگورستان کا مالک کیا کرے گا، تو وہ درست جواب دیے بغیر نہ رہ سکے اور بول اٹھے: "وہ اُن شریر آدمیوں کو نہایت سختی کے ساتھ ہلاک کرے گا، اور اپنے انگورستان کو دوسرے کسانوں کے سپرد کرے گا، جو اپنے موسموں میں اسے اس کے پھل ادا کریں گے۔"

پھر یسوع نے فوراً اس نغمے میں ایک اور بند شامل کیا، جب اُس نے رد کیے گئے پتھر کے بارے میں گایا، اور اختتامی بند کے ساتھ اُن کے جواب کو سمیٹتے ہوئے یوں فرمایا: "پس میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دی جائے گی جو اس کے پھل لائے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ جائے گا؛ مگر جس پر یہ گرے گا اسے چورا کر دے گا۔" "چورا کر دے گا" اشعیا باب ستائیس کی بازگشت ہے، جہاں "قربانگاہ کے سب پتھر چونے کے پتھروں کی مانند جو پارہ پارہ کیے جاتے ہیں ہو جائیں گے، بتستان اور مورتیں قائم نہ رہیں گی۔" دونوں حوالہ جات اُس احیا کے کام کی طرف اشارہ ہیں جو یوسیاہ نے انجام دیا، جو اُن لوگوں کی علامت تھا جو آخری ایام میں "سات زمانے" کو دوبارہ دریافت کرتے ہیں، جو ٹھوکر کا وہ پتھر ہے جو انہیں کچل دیتا ہے جو اسے قیمتی جاننے سے انکار کرتے ہیں۔

جیسا کہ یسعیاہ باب ستائیس میں بیان ہے، اتوار کے قانون کے دن وہ جو "پہلے زمانے میں ایک قوم نہ تھے"، خداوند کے سرخ شراب کے تاکستان کا گیت گائیں گے۔ ان مضامین نے بارہا واضح کیا ہے کہ پہلے اور دوسرے پیغام کے بغیر تیسرا پیغام نہیں ہوتا۔ اتوار کا قانون تیسرا پیغام ہے، اور اتوار کے قانون کا دن پہلے اور دوسرے پیغام کی تاریخ کو شامل کرتا ہے۔ یسعیاہ کے باب ستائیس میں، اتوار کا قانون اُس دور کی نشان دہی کرتا ہے جس کی نمائندگی دانیال کے باب ایک میں کی گئی ہے، اور پھر دوبارہ دانیال کے ابواب ایک سے تین تک۔ نبوتی طور پر، باب ستائیس میں اتوار کے قانون کا دن 11 ستمبر 2001 کی اس تاریخ کی نشان دہی کرتا ہے، جب پہلے پیغام کو قوت بخشی گئی تھی، اور یہ سلسلہ عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک جاری رہے گا۔

اگلے مضمون میں ہم اُس گیت کے بارے میں غور و خوض جاری رکھیں گے جسے نجات یافتگان اُس نقطے تک پہنچنے سے پہلے کے عرصے میں اعلان کرنا ہے، جب روم کی فاحشہ اپنا گیت گانا شروع کرے گی۔

اور میں نے دیکھا، اور دیکھو، ایک برہ کوہ صیون پر کھڑا تھا، اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کی پیشانیوں پر اُس کے باپ کا نام لکھا ہوا تھا۔ اور میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، جیسے بہت سے پانیوں کی آواز اور جیسے بڑے گرج کی آواز؛ اور میں نے بربط نوازوں کی سی آواز بھی سنی جو اپنے بربط بجاتے تھے۔ اور وہ تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور بزرگوں کے سامنے گویا ایک نیا گیت گا رہے تھے؛ اور اس گیت کو سوائے اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کے، جو زمین میں سے مول لیے گئے تھے، کوئی نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے عورتوں کے ساتھ اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا کیونکہ یہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتے۔ یہ آدمیوں میں سے مول لیے گئے ہیں بطور نوبرگاہ خدا اور برہ کے لیے۔ اور ان کے منہ میں کوئی فریب نہ پایا گیا کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب ہیں۔ مکاشفہ 5-14:1